میت کے پاؤں اور چہرہ چومنے کا حکم

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3050

تاریخ اجراء: 04 ربیع الاول 1446ھ / 09 ستمبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر کسی کے والدین کا انتقال ہو جائے تو میت کے پاؤں اور چہرے کو چومنا کیسا ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

کسی ناجائز کام کا ارتکاب کیے بغیر والدین کے پاؤں یا چہرے کو چومنا جائز ہے،، بلکہ خود نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سے میت کو بوسہ دینا ثابت ہے۔

سنن ابی داؤد میں ہے "عن عائشة رضی اللہ عنھا قالت رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل عثمان بن مظعون وھو میت حتی رایت الدموع تسیل "ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عثمان بن مظعون کا بوسہ لیتے ہوئے دیکھا، جبکہ ان کا انتقال ہو چکا تھا، یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو بہہ رہے تھے۔ (سنن ابی داؤد، رقم الحدیث 3163، ج 3، ص 201، المکتبۃ العصریۃ، بیروت)

مرقاۃ المفاتیح میں اس روایت کو نقل کرنے کے بعد فرمایا: "یعلم من ھذا ان تقبیل المسلم بعد الموت والبکاء علیہ جائز "ترجمہ: اس روایت سے معلوم ہوا کہ موت کے بعد مسلمان میت کا بوسہ لینا اور اس پر (بغیر آواز کے) رونا جائز ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، ج 3، ص 1169، دار الفکر، بیروت)

مراقی الفلاح شرح نور الایضاح میں ہے "(ولا باس بتقبیل المیت) للمحبۃ والتبرک تودیعا خالصۃ عن محظور "ترجمہ: میت کا محبت، برکت اور رخصت وغیرہ کرنے کے مقصد سے بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں، جبکہ ممنوع شرعی کام سے بچ کر ایسا کیا جائے۔ (مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، ص 215، المکتبۃ العصریۃ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم